فون نمبر ۴۹
تار کا پتہ:- "ڈیلی الفضل" ربوہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم -
REGD No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۶ اخاء ۱۳۳۶ھش ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۳

صدر سکندر مرزا بیرونی ملکوں کے دورے پر آج صبح کراچی سے استنبول روانہ ہو گئے

آپ ترکی کے صدر جلال بایار سے مشرق وسطیٰ کی نازک صورت حال پر تبادلۂ خیالات کرینگے

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ صدر اور بیگم ناہید سکندر مرزا بیرونی ملکوں کے ایک ماہ کے دورے پر آج صبح کراچی سے استنبول روانہ ہو گئے۔ ترکی پہونچنے پر آپ آج ہی صدر جلال بایار سے ملاقات کریں گے۔ خیال ہے کہ اس ملاقات میں مشرق وسطیٰ کی موجودہ نازک صورت حال زیر غور آئے گی۔ ترکی سے جنیوا ہوتے ہوئے آپ انگلستان پہونچیں گے۔ پھر وہاں سے آپ جارڈن کے نئے پیرس جائیں گے۔ اس کے بعد آپ پرتگال کے سرکاری دورے پر لزبن جائیں گے۔ اور پھر سرکاری طور پر سپین کا دورہ کریں گے۔ آخر میں ۲۴ نومبر کو کراچی واپس آنے سے پہلے آپ لبنان کے دارالحکومت بیروت میں بھی کچھ عرصہ قیام کریں گے ؛

شاہ سعود سے مصالحت کی پیشکش واپس لینے کا مطالبہ

دمشق ۲۵ اکتوبر۔ شام نے شاہ سعود سے کہا ہے کہ شام اور ترکی کے جھگڑے میں انہوں نے مصالحت کرانے کی جو پیشکش کی ہے۔ اسے وہ واپس لے لیں۔ کیونکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اس جھگڑے پر غور کر رہی ہے۔ ادھر ترکی کا جو وفد شاہ سعود سے بات چیت کرنے آجکل ریاض آیا ہوا ہے۔ اس نے کل پھر شاہ سعود سے طویل ملاقات کی۔ شاہ نے کل ایک بیان میں بتایا کہ میں نے مشرق وسطیٰ کو ایک بہت بڑے خطرہ سے بچانے کے لئے یہ پیشکش کی ہے ؛

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل دن بھر کھانسی آتی رہی۔ اور درد بھی ہوتا رہا۔ دونوں تکلیفوں کا ایک وقت میں موجود ہونا بہت تکلیف دیتا رہا۔ لیکن دن ختم ہونے پر یہ دونوں باتیں بھی ختم ہو گئیں۔ رات کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ نیند بھی کافی آگئی۔ احباب کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مکرم مولوی رحمت علی صاحب کی تشویشناک علالت

لاہور ۲۵ اکتوبر (بذریعہ فون)
جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا عرصہ سے میو ہسپتال کے البرٹ وکٹر وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ اب آپ کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو صحت یاب فرمائے۔ آمین (سید بہاول شاہ)

حفاظتی کونسل آج تنازعۂ کشمیر پر غور کر رہی ہے

نیویارک ۲۵ اکتوبر۔ حفاظتی کونسل میں آج پھر تنازعۂ کشمیر پر بحث شروع ہو رہی ہے۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون گذشتہ دو ہفتوں سے یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اجلاس میں امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے کوئی مؤثر قرارداد پیش کی جائے۔ آپ نے اس سلسلے میں دوسرے ارکان کونسل سے بھی ملاقاتیں کی ہیں۔ اور انہیں اس جھگڑے کے فوری تصفیے کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا ہے۔ توقع ہے کہ نئی قرارداد میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ اس سے کوئی تازہ بحران پیدا نہ ہونے پائے

سال رواں کے لئے تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب

نئے وائس پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۲۵ اکتوبر۔ کل تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں ۵۸-۱۹۵۷ء کے سیشن کے لئے کالج یونین کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں کالج کے جملہ ممبران سٹاف اور طلباء شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر یونین کے نئے منتخب شدہ عہدہ داروں کے برسرکار آنے کی رسم سادہ اور پُروقار طریق پر ادا کی گئی۔ پہلے یونین کے نئے عہدیدار پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) کے ہمراہ ایک جلوس کی شکل میں ہال میں داخل ہوئے۔ جہاں جملہ ممبران سٹاف اور طلباء ان کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ مقررہ نشستوں پر عہدہ داروں اور محترم پرنسپل صاحب کے تشریف فرما ہونے پر یونین کے صدر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی صدارت میں کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم حبیب الرحمن زردی نے کی بعد ازاں صاحب صدر نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے تقریب کی غرض و غایت بیان کی۔ اور نئے عہدہ داروں کے برسرکار آنے کا اعلان کرتے ہوئے یونین کے نئے وائس پریذیڈنٹ مرزا انس احمد صاحب (فورتھ ایئر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

لاہور میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کی غذائی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج کل لاہور میں اعلیٰ سطح کی ایک غذائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ مرکزی وزیر خوراک مسٹر عبد اللطیف بسواس صوبائی وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید صوبائی وزیر خوراک مسٹر ممتاز حسن قزلباش اور مرکزی و صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ حکام بھی شرکت کر رہے ہیں ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۷ء

"ٹائن بی" کے اعتراض کا جواب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے اپنے ذاتی نقطۂ نظر سے بقول ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم جو عظیم غلطی کی وہ حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مصلحتاً خلیفۃ المسیح مان لینا تھی۔ اللہ تعالےٰ نے حالات ہی ایسے بنا دیئے تھے۔ کہ ان لوگوں کی بلند پروازیاں کچھ عرصہ کے لئے موقوف ہو گئیں۔ اور وہ مصلحت بینیاں جنہوں نے انہیں عقیدہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام کے انحراف کے لئے اکسا رکھا تھا ایک لمحہ کے لئے معدوم ہو گئیں اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر جسے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر "قدرت ثانیہ" کے الفاظ میں بیان فرمائی تھی پوری ہو گئی۔

ان حضرات کی اس خود فراموشی کے نتیجہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خلافت کا چھ سال کا عرصہ ان کے لئے نہایت تلخ ذہنی کشمکش اور سوہان روح کا زمانہ تھا۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو خلافت المسیح کی جڑیں مضبوط کرنا منظور نہ ہوتا۔ تو یہ دوست اول روز ہی جماعت سے الگ ہو کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنا لیتے۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

چونکہ خلافت المسیح کا نخل اس عرصہ میں اپنی جڑھیں زمین میں گہری کر چکا تھا۔ اس لئے جب خلافت ثانیہ کا وقت آیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان دوستوں سے فرمایا۔ اچھا اب آپ جا سکتے ہیں۔ اور اپنی من مانی کر سکتے ہیں۔

وہ دن ہے اور آج کا دن ان حضرات نے خلافت المسیح کی جڑیں اکھاڑنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا ہے۔ اور صدوا عن سبیل اللہ کا لگاتار شغل جاری کئے ہوئے ہیں۔ دائیں بائیں آگے سے اور پیچھے سے وار کئے چلے جاتے ہیں۔ لیکن "جس کو اللہ رکھے اسے کون چکھے" کے مطابق ان کی ساری سعی و کوشش نہ صرف رائیگاں جا رہی ہے۔ بلکہ ریاض خلافت کے نشوو نما میں کھاد کا کام دے رہی ہے۔

ان حضرات کا خیال تھا۔ کہ ہم جوئے تنک آب سے نکل کر سمندر میں مل رہے ہیں۔ حالانکہ جوئے رواں سے نکل کر وہ ایک بوسیدہ جوہڑ میں جا پڑے ہیں۔ جیسا کہ ذوق نے کہا ہے ؎

رکاوٹ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کہ بُو فساد کی آتی ہے بند پانی میں

جوہڑ کی صفت ہے کہ وہ چاروں طرف سے مقید ہوتا ہے اس میں نہ تازہ پانی آتا ہے اور نہ سڑا ہوا پانی باہر نکلتا ہے۔ اسی طرح ان حضرات نے بھی اپنے آپ پر سب کچھ بند کر لیا۔ وہ باران رحمت کا دروازہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر از سر نو کھولا ہے۔ اس کی برکتوں سے نہ صرف اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ بلکہ دوسروں پر بھی مسدود کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود وہ جوہڑ سے ادھر ادھر نالیاں نکال کر اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔ کہ یہ "بند پانی" کا جوہڑ نہیں۔ بلکہ بہتی ندی ہے حالانکہ ان نالیوں میں وہ جوہڑ کا پانی مصنوعی طور پر چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جب چلتی ندی سے الگ ہو چکے۔ تو اب تازہ پانی کہاں سے آئے۔ پھر بھی جب تازہ پانی کی یاد آتی ہے تو اور نہیں تو چھینٹے اڑانے لگتے ہیں اور خوش ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ محض فریب نظر ہوتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں "پیغام صلح" میں مولانا محمد یعقوب خان صاحب کا ایک مضمون "ختم نبوت کے تصور میں دور جدید کے تقاضوں کا جواب" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے اس حقیقت کا ثبوت دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ٹائن بی نے اپنی آخری تصنیف

An Historian's approch to Religion

(مذہب کے متعلق ایک مورخ کا زاویہ نگاہ) میں حتمی طور پر یہ فتوےٰ صادر کیا ہے کہ موجودہ تہذیب جو غلط مادی بنیادوں پر قائم ہے اسی صورت میں تباہی سے بچ سکتی ہے۔ کہ ہم الہامی مذاہب

Revealed Religions

کو دوبارہ اپنانے کی طرف متوجہ ہوں۔

لیکن اس بارے میں اس مورخ نے ابھی ایک بڑی دقت پیش کی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ یہ حقیقت تو ہر ایک کو ماننی پڑے گی۔ کہ بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے خدا تعالےٰ اپنی طرف سے روشنی بھیجے۔ مگر جو بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا اس ہدایت اور روشنی کے لئے کسی خاص قوم کو کیوں چن لیتا ہے۔ اس کے نزدیک الہامی مذاہب کی بھی سب سے بڑی کمزوری یہی ہے۔ کہ ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ اسی کو خدا نے اپنے پیغام اور ہدایت کے لئے چنا۔ اور اسی کی حامل قوم خدا کی برگزیدہ قوم ......

(Chosen peple)

ہے۔ اور آخر پر وہ یہ نظریہ پیش کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا مذہب پیدا ہو۔ جو اس کمزوری سے پاک ہو۔ یعنے وحی والہام کو اپنے تک محدود نہ سمجھتا ہو۔ تو وہ یقیناً سنجیدگی کے ساتھ غور کا مستحق ہوگا۔ کہ وہ تمام نسل انسانی کا مذہب ہے۔"

(پیغام صلح ۱۶ ؍ اکتوبر)

اس کے بعد خان صاحب فرماتے ہیں:۔

"ٹائن بی جہاں لاشعوری طور پر اسلام کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ جب وہ وحی کی عالمگیریت کو آنے والے مذہب کا ایک ضروری جزو قرار دیتا ہے وہاں وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہی عقیدہ ختم نبوت اسلام کے خلاف پیش کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اسلام بھی جو سب سے آخری الہامی مذہب ہے۔ اور جسے تاریخی حیثیت حاصل ہے اس بات کا دعویدار ہے کہ میں خدا کا آخری پیغام ہوں اور قرآن کے بعد آسمانی روشنی کے دروازے انسان پر ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔"

(پیغام صلح ۱۶ ؍ اکتوبر)

اس کے بعد آپ ٹائن بی صاحب کا جواب اس طرح فرماتے ہیں:۔

"ٹائن بی کی مشکل کا جواب بھی خاتم النبیین کے صحیح مفہوم میں ہے۔ خاتم بفتح تاء کے معنے مہر لگانے کے بھی ہیں۔ اور آخری کے بھی۔ چونکہ نبوت محمدیہ سابقہ تمام نبوتوں کی صداقت پر مہر تصدیق لگاتی ہے۔ اس لحاظ سے آپ خاتم النبیین کہلائے اور اس لحاظ سے کہ قرآن ایک ایسا روحانی خزینہ ہے جس میں تمام زمانوں اور انسانوں کے لئے ہدایت اور راہ نمائی اور تشفی اور ترقی اور فلاح کا سامان موجود ہے۔ آپ کا پیغام آخری پیغام قرار پایا۔ مگر سابقہ ہی وحی والہام کا دروازہ جو مبشرات تک محدود

ہے۔ تا قیامت کھلا رکھا ہے۔ وحی کی عالمگیریت (ماضی اور مستقبل دونوں میں) جو ٹائن بی کی عالمگیر مذہب کے لئے ایک ہی شرط ہے خاتم النبیین کے تصور سے پوری ہو جاتی ہے"۔

آپ نے خاتم النبیین کے جو معنی کئے ہیں وہ وہی ہیں جو آپ کی موجودہ ذہنیت سے مطابقت کھا سکتے تھے یعنی خاتم کے معنی "مہر" ہیں لیکن یہ صرف آنحضرت سے پہلے آنے والے نبیوں تک محدود ہے آئندہ کے لئے آنحضرت کی "مہر" "نعوذ باللہ" بے کار ہو گئی ہے چونکہ خانصاحب سمجھتے ہیں۔ کہ خاتم النبیین کے یہ معنی کرنے سے ٹائن بی صاحب کی تسلی وتشفی نہیں ہوگی۔ اس لئے آپ نے یہ لم بھی ساتھ چپٹا دی ہے کہ "ساتھ ہی وحی والہام کا دروازہ جو مبشرات تک محدود ہے۔ تا قیامت کھلا رکھا ہے" چونکہ آپ کو یقین تھا کہ خاتم النبیین کے یہاں جو معنی آپ نے کئے ہیں۔ ان سے یہ معنی پیدا نہیں ہوں گے اس لئے آپ نے ایک دقیق حل اس معمہ کا بھی اپنے مضمون میں پہلے ہی پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس سوال کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ تکمیل دین کے صرف یہ معنے ہیں کہ قرآن کریم خدا تعالےٰ کا آخری "پیغام" ہے۔ آخری "کتاب" ہے آخری "صحیفہ" ہے۔ زندگی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جس قدر بنیادی چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ اس میں موجود ہیں۔ مگر انسانی زندگی اپنی جدوجہد میں ہر وقت محتاج ہے کہ تاریکیوں اور مشکلات میں اس کو کوئی سہارا ملے اور وہ سہارا صرف خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان خواہ کتنا بڑا ہو دوسرے کے لئے سہارا نہیں ہو سکتا۔ دنیاوی زندگی کی کٹھن اور دشوار گزار منازل میں اللہ تعالےٰ ہی انسان کی جائے پناہ اور اس کی قوت قلب کا موجب ہوتا ہے ؎

من ے زیم بہ وحیِ خدا ئے کہ با من است

اس نعمت کو قرآن کریم نے قطعاً منع نہیں کیا بلکہ وعدہ دیا ہے کہ ہم اپنے بندوں کی دستگیری کے لئے انہیں الہامی بشارات دیتے ہیں اور اپنے فرشتے بھیجتے ہیں"۔

خانصاحب کو یہ دقیق نکتہ نکالنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اس لئے کہ آپ خاتم النبیین کے ان معنوں سے بچکر نکلنا چاہتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واضح الفاظ میں اپنی تصانیف میں کئے ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک حوالہ درج کرتے ہیں:-

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو اور بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہو گی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔ ولا سبیل الیھا الی یوم القیٰمۃ ومن قال انی لست من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنھمر فالقاہ ورداءہ ولم یغادر حتی مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے اُن صلحاء کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جلّشانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا۔ یعنے جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہو گا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی۔ اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہؤا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے۔ جو آنحضرت کا نام ابتر رکھتا ہے"۔

[illegible]

خانصاحب نے "مہر محمدی" کو گزشتہ انبیاء تک اس لئے محدود کر کے رکھ دیا ہے کہ اپنی طبیعت کے جوہڑ میں مقید ہیں۔ اس لئے آپ کو جوہڑ سے ایک نالی نکالنے کی ضرورت پڑی۔ اس سے معلوم نہیں خانصاحب نے کس طرح سمجھ لیا ہے کہ ٹائن بی صاحب کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ جو مصنف ذری کی روانی دیکھنے کے متمنّی ہیں۔ آپ اگر خاتم النبیین کے وہ سیدھے سادے معنی بیان کر دیتے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے حوالے میں بیان کئے ہیں۔ تو آپ کو الٹی طرف سے ناک کو ہاتھ لگانے کی مانند وہ far fetched (دور از قیاس) دقیق معنی خیزی کی مشقت نہ اٹھانی پڑتی

ہم پھر بھی آپ کے متعلق مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم پُر امید ہیں کہ آپ صافی کا کسی قدر تصور باقی ہے۔ آج کل سیلابوں کا زمانہ ہے جس طرح مادی دریاؤں میں سیلاب آتے ہیں۔ اسی طرح روحانی دریاؤں میں بھی سیلاب آتے ہیں۔ اور جب سیلاب آتے ہیں تو وہ جوہڑوں کو بھی تازہ کر دیتے ہیں۔

دعائے مغفرت

برادرم بشیر احمد صاحب ولد مستری چراغ دین صاحب ساکنہ تلونڈی موسیٰخاں ضلع گوجرانوالہ ۱۲ [illegible] کو تقدیر الٰہی سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم پابند صوم صلوٰۃ نہایت نیک سیرت مخلص احمدی نوجوان تھے۔ نوجوانی کی حالت میں فوت ہوئے ہیں اس لئے آپ کے والدین اور آپ کی بیوی اور پانچ چھوٹے چھوٹے بچوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمادے۔ اور آپ کے والدین اور بیوی بچوں کو صبر جمیل عطا فرمادے۔

— سلطان احمد چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ —
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

جماعت احمدیہ کی امتیازی شان

"آسمان و زمین کو اللہ اور اس کے رسول کی حمد سے بھر دیتا ہے"

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ربوہ)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو تلقین فرمائی تھی کہ وہ یہ دعا کرتے رہیں کہ خدا کی بادشاہت جس طرح آسمان پر ہے زمین پر بھی آئے یعنی زمین بھی خدا کی حمد سے بھرپور ہو۔ یہ دعا درحقیقت اپنے اندر یہ پیشگوئی رکھتی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب کل کائنات خدائے ذوالجلال کی حمد کے ترانے گائے گی اور ہر ذرہ اس کی ستائش میں محو ہوگا۔

قرآن مجید کا نزول اس ذات بابرکات پر ہوا جسے خود خدا تعالیٰ نے محمدؐ یعنی سراپا ستائش قرار دیا اور پہلے آسمانی نوشتوں میں اسے اسی نام سے یاد کیا گیا تھا (غزل الغزلات) اس میں اشارہ تھا کہ اب ان تمام وعدوں کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا ہے جو ابتدائے دنیا سے انبیاء علیہم السلام کی معرفت بیان کئے جاتے رہے ہیں۔ قرآن مجید کی پہلی آیت میں ہی اعلان کر دیا گیا۔ الحمد للّٰہ رب العلمین کہ اللہ رب العالمین تمام محامد کا سرچشمہ ہے۔ اور ہر قسم کی حمد و ثنا اسی کو زیبا ہے۔ اس اعلان کے یہی معنے ہیں کہ اسلام کا نصب العین بجز اس کے کچھ نہیں کہ زمین و آسمان کو خدا کی حمد سے بھر دیا جائے۔

قرآن مجید نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ دین اسلام بغیر کسی جبر و اکراہ کے محض دلیل و برہان اور اپنی تاثیرات قدسیہ سے دلوں میں گھر کرے گا اور آخری زمانہ میں جبکہ اسلام کی حمایت میں ایک عظیم الشان مامور مبعوث ہوگا تو اس کے ذریعہ سے لیظھرہ علی الدین کلہ کی خوشخبری پوری ہوگی۔ کیونکہ وہ زمانہ اپنے وسائل ترقی اور اشاعت کے لحاظ سے بے نظیر ہوگا اور اس وقت اذا النفوس زوجت کی خبر پوری . . . .

. . . .

. . . .

. . . ہو کر ساری دنیا کو ایک شہر کی حیثیت دیدے گی۔ قرآن مجید میں اس موعود کا نام احمد بتایا گیا ہے اور ایک جگہ اس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار دیا گیا ہے۔ احادیث میں بعض مشابہتوں کی وضاحت کے طور پر اس موعود کو مسیح اور مہدی بھی کہا گیا ہے۔ بہرحال اسلام نے الحمد للّٰہ رب العلمین کے کامل روحانی ظہور کے لئے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محمدیت کی کامل جلوہ نمائی کے لئے آخری زمانہ کو مخصوص فرمایا ہے۔

یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے کے لئے دور احمدیت کی ضرورت ہے احمد کا مبعوث ہونا ضروری ہے جو سرچشمہ حمد ذات باری کی ہستی و صفات کو عیاں کر کے ہر زبان پر اس کی حمد کے نغمے جاری کر دے اور سراپا تعریف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا چرچا کر کے زمین کو اس کی تعریف کے گیتوں سے بھر دے گویا الحمد للّٰہ اور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد میں یہ پیشگوئی ہے کہ آپ کی امت میں حامدوں کی کثرت کے علاوہ ایک احمد بھی ہوگا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کے دور آخر میں تخلیق کائنات کا مقصد و مدعا پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الہام الٰہی کے مطابق حضرت شیخ سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعد از ہزار و چند سال از زمان رحلت آں سرور علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات زمانے مے آید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد۔ دریں زمان حقیقت محمدی احمدی نام یابد و مظہر ذات احد جل سبحانہ گردد"

(رسالہ مبدا و معاد ص۵۹)

جماعت احمدیہ کی نسبت حضرت احمدؑ کی طرف ہے اور ہر احمدی احمدؑ کی طرف منسوب ہے۔ اس کا کام۔ اس کے فرائض اور اس کی ذمہ داریاں وہی ہیں جو حضرت احمدؑ کی ہیں ہر احمدی گویا اسی شجرہ طیبہ کی شاخ ہے۔ اور اس شاخ کے اصلی ہونے کی یہ علامت ہے کہ وہی شیریں پھل دے جو اس درخت کا خاصہ ہے اور ہم بتا چکے ہیں کہ حضرت احمدؑ کا کام اور ان کا دائرہ عمل یہی ہے کہ وہ آسمان و زمین کو حمد سے معمور کر دے۔ اور یہی کام اور یہی دائرہ عمل جماعت احمدیہ کا ہے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق یہی ...

مختصر یہ کہ جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان یہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں زمین و آسمان کو حمد الٰہی اور تعریف محمدی سے بھرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے اور یہ کام اس وقت سوائے اس جماعت کے اور کوئی فرقہ یا فرد انجام نہیں دے سکتا کیونکہ درحقیقت دوسرے فرقے یا افراد اس کام کے لئے قائم ہی نہیں ہوئے اور ان میں یہ اہلیت ہی موجود نہیں۔ ۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ جب لاہور میں جلسہ مذاہب اعظم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اولیاء اور صلحاء کی جو علامات میں بیان کر رہا ہوں وہ پہلے زمانہ میں پائی جاتی تھیں آج ان کا وجود عنقا ہو چکا ہے۔ مگر اسی جلسہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اعلان فرمایا۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور ہمارا خدا اپنی ساری صفات کے ساتھ الحی القیوم ہے اور میں اس کا زندہ نمونہ موجود ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ آج بھی ہم کلام ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ساری زندگی احمدیت کے اسی نصب العین کے حصول کی جدوجہد میں صرف فرمائی۔ کفر کی ساری طاقتوں کا آپ نے رات دن مقابلہ کیا اور اسی مقصد کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ قائم فرمائی اور آخر اپنی وفات کی خبر پاکر جماعت احمدیہ کو بایں الفاظ وصیت فرمائی:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(الوصیت ص۸)

اس عبارت سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ کی امتیازی شان یہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں اس عظیم الشان نصب العین کو پورا کرنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے اور جس کے پورا ہونے کے لئے اسلام کا دور آخر مقرر ہے۔ جس نصب العین کے پورا ہونے کی قرآن مجید نے بشارت دے رکھی ہے

ایسی جماعت کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون کہ یہ جماعت دعوت اسلام اور تبلیغ قرآن کو اپنا مطمح نظر قرار دے۔ امر بالمعروف کرتی رہے اور منکر سے روکتی رہے۔ ایسی ہی جماعت کامیاب و کامران ہوگی۔

دوسری جگہ فرمایا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللّٰہ وعمل صالحا وقال انّنی من المسلمین۔ کہ وہ شخص بہترین قول کہنے والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے خود نیک اور صالح اعمال بجا لاتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت اور اطاعت کر کے مسلم قرار پاتا ہے

پس ثابت ہوا کہ آخری دور میں خاص طور پر حمد الٰہی اور تعریف محمدی سے زمین و آسمان کو بھرنے والی جماعت کے چند امتیازات ہیں:۔

۱۔ وہ حضرت احمدؑ کی جماعت ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کی اشاعت اس کا نصب العین ہے۔

۲۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات پر کامل یقین رکھتی ہے تازہ معجزات نے اس کے یقین کو اور بھی جلا بخش دی ہے اس یقین کے نتیجہ میں جان و مال اور وطن کی ہر قربانی اس کے لئے آسان ہے اس یقین نے اس جماعت کے اعمال میں کامل خلوص اور للّٰہیت پیدا کر دی ہے۔

۳۔ وہ جماعت اشاعت اسلام کو اپنا نصب العین قرار دیتی ہے اور اس سلسلہ میں ساری دنیا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔

۴۔ وہ جماعت اپنی روحانی زندگی اور بلند کردار کے لحاظ سے زندہ خدا کی ہستی پر گواہ ہے۔ اور اس کی حمد کو چپہ چپہ زمین پر قائم کرنے کا تہیہ رکھتی ہے۔

یہ جماعت احمدیہ کی امتیازی شان ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہمارا ہر فرد اس شان کو زیادہ سے زیادہ اپنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا: خاکسار کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (منیر احمد۔ ربوہ)

"مقامِ حدیث"

(از مکرم عبدالمالک خان صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ متعین کراچی)

دوسری دلیل۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم
ان اللہ غفور الرحیم۔ یعنی اے لوگو!
اگر تم چاہتے ہو سارے گناہ مٹائے
جائیں۔ اور الٰہی بنو۔ تو پھر اے رسول
تو انہیں کہہ کہ میری پیروی کرو تو نہ صرف
یہ کہ تمہارے گناہ مٹا دئے جائیں گے۔
بلکہ خدا اب بن جاؤ گے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اعمال کی اتباع کو ان کے لئے لازم ٹھہرایا۔ بارگاہ ربّ العزت تک رسائی کے تمام دروازے بغیر آپ کی اتباع کے اب بند ہیں۔ جو آپ کی پیروی کرے گا محبوب الٰہی بنے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"حدیث سے انکار ایک طرح سے قرآن شریف کا انکار ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ پس جب کہ اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلعم کی اتباع سے وابستہ ہے۔ اور آنجناب صلعم کے عملی نمونوں کی دریافت کے لئے جن پر اتباع موقوف ہے۔ حدیث بھی ایک ذریعہ ہے۔ پس جو شخص حدیث کو چھوڑتا ہے۔ وہ طریق اتباع کو بھی چھوڑتا ہے" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی ص۶)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔
انا انزلنا الیک الذکر لتبین
للناس ما نزل الیہم (پ۱۴ ع۱۱)

ترجمہ:۔ ہم نے یہ کامل ذکر نازل کیا ہے۔ تاکہ تو سب لوگوں کو وہ فرمان الٰہی جو تیرے ذریعہ سے ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ کھول کر بتائے تاکہ وہ اس پر تدبر کر سکیں۔ اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جہاں شریعت عطا فرمائی ہے۔ وہاں شریعت کی تبیین کا کام بھی آپ کے سپرد فرمایا۔ یہ تبیین دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک قولی تشریح سے دوسرے عملی تشریح کے ذریعہ سو آنحضرت صلعم کے قول و فعل دونوں مطاع ہیں۔ چنانچہ یہ حقیقت ہے۔ کہ دین کی تفصیلات ہمیں۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میسر آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنج وقت ہم پڑھتے ہیں۔ گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے۔ کہ صبح کی دو رکعت فرض دو رکعت سنت ہیں۔ اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت اور عصر کی چار مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کے چار ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں اسیطرح ہزارہا جزئیات ہیں۔ جو عبادات اور معاملات اور عقد وغیرہ کے متعلق ہیں۔ اور ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا صرف وقت کو ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے" (شہادۃ القرآن ص۳)

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔
انا انزلنا الیک الکتاب بالحق
لتحکم بین الناس بما اراک اللہ
ولا تکن للخائنین خصیما اے رسول ہم نے تیری طرف کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ تو لوگوں کے درمیان اپنی رؤیت کے ذریعہ جو خدا نے تجھے عطا کی ہے۔ فیصلہ کرے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کتاب اللہ کے علاوہ ایک روحانی بصیرت عطا کی گئی تھی۔ خواہ وہ وحی کے ذریعہ ہو یا آپ کی نظری قوت کے ذریعہ وہ منشاء الٰہی کے اظہار کے لئے حکم کی حیثیت رکھیگی پس قرآن کریم کے علاوہ نبی کی رؤیت کو تمام امت کے لئے ماننا ضروری ہو گا۔ اور نبی کا قول و فعل سب کے لئے منشاء الٰہی کی صحیح توضیح اور تفسیر کی حیثیت رکھے گی۔ اور جب قرآن کریم کی تشریح میں علماء کے درمیان اختلاف پیدا ہو۔ اور اس بارے میں امت کو ہدایت کی ضرورت ہو تو آنحضرت صلعم کا فیصلہ اس اختلاف کے وقت حکم کی حیثیت رکھے گا۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منشاء الٰہی یہ تھا کہ کتاب اللہ کیساتھ آنحضرت صلعم کی تشریحات بھی دنیا میں موجود رہیں۔ تاکہ اختلاف کے وقت وہ ہدایات کا کام دیں اور سچائی کے لئے گواہ ہوں۔

وہ لوگ جو احادیث کو قرآن پر قاضی مانتے ہیں۔ ان کو اس آیت کے سمجھنے میں غلطی لگی ہیں۔ اور وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی احادیث قرآن کے لئے حکم ہیں چنانچہ صحیفہ اہل حدیث کراچی۔ بحوالہ۔ تفسیر فتح البیان جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ رقمطراز ہے۔

"قرآن کی تفسیر اور اس کا بیان حدیث سے سمجھا جائے۔۔ اس مجمل کے مبین خود محمد صلعم ہیں۔ جب کبھی قرآن و حدیث میں بظاہر تعارض واقع ہو تو حدیث ہی کو مقدم کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اس آیت کی رو سے قرآن مجمل ہے۔ اور حدیث اس کی شرح و تفسیر ہے۔ اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ مبین و مفصل مقدم ہوا کرتا ہے مجمل پر"

حالانکہ آیت بتاتی ہے۔ کہ حضور کے ارشادات لوگوں کے اختلافات میں حکم ہیں۔ اور حدیث کو قرآن پر حکم بتانا غلطی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر ایک حالت میں مقدم سمجھتے ہیں۔ اور یہ صریح غلطی اور جادہ انصاف سے تجاوز ہے۔ اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یومنون۔ یعنی خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کس حدیث پر ایمان لائیں گے۔ اس جگہ حدیث کے لفظ کی تنکیر جو فائدہ عموم کا دیتی ہے۔ صاف بتلا رہی ہے۔ کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے۔ اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو۔ اس کو رد کر دو۔ (ریویو ص۳)

اطفال الاحمدیہ کا ستر ھواں سالانہ اجتماع ۱۹۵۷ء

ٹھوس تربیتی پروگرام اور علمی و ورزشی مقابلے

(قسط اوّل)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق اس دفعہ بھی اطفال الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں منعقد ہوا اس اجتماع میں جہاں کئی بیرونی مجالس اطفال کی شمولیت کی اطلاعیں ہمیں مل چکی تھیں وہاں ربوہ کے اطفال کے شوق کا یہ حال تھا کہ ہر محلہ میں اجتماع کے پروگراموں میں اپنے محلہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے ریہرسل کی گئی۔ اور اکثر اطفال نے پورے شوق سے چندہ سالانہ اجتماع ادا کیا

وقارِ عمل:۔ سالانہ اجتماع کی غرض اطفال میں صحیح دینی رُوح اور دینی قربانی کے جذبات پیدا کرنا۔ اور محنت و مشقت کی عادت پیدا کرنا ہے۔ اس لئے پروگرام کے مطابق اس دفعہ مقام اجتماع کی صفائی اور تیاری کا اہتمام پانچ روز قبل ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ ایک روز تمام ربوہ کے اطفال کا مجموعی وقارِ عمل منایا گیا۔ جس میں اطفال دو گھنٹہ مسلسل میدان عمل کو گھاس اینٹوں وغیرہ سے صاف کرنے میں مصروف رہے۔ اور چاروں دو حلقے باری باری پورے شوق سے عصر کے بعد میدان عمل میں آتے اور مقام اجتماع کی تیاری میں مرکزی کارکنوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ چنانچہ میدان عمل کی صفائی اور لائینوں سے اس کی حد بندی کرنا، خیموں کی نصب کیلئے زمین پر نشان لگانا، سٹیج کے لئے ۱۳×۱۳ فٹ مٹی جمع کرنا اور میدان عمل کے اردگرد تین طرف ڈنڈوں اور رسیوں کی باڑ کھڑی کرنا سب کچھ اطفال نے خود کیا۔

۱۱؍ اکتوبر بروز جمعہ صبح سویرے ہی اطفال اپنی اپنی مجالس کی تنظیم کے تحت مقام اجتماع میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ساڑھے دس بجے تک تمام مجالس نے اپنے اپنے خیمے نصب کر لئے تھے۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم نائب صدر صاحب اول مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مقام اجتماع کا معائنہ فرمایا۔ اور تمام انتظامات پر تسلی کا اظہار فرمایا اس دفعہ اجتماع میں کل ۵۷۸ اطفال شریک ہوئے۔ اور کل ۵۴ خیمے نصب کئے گئے۔ شریک ہونے والی مجالس کے نام مع تعداد نمائندگان یہ ہے۔

نام مجلس	تعداد خیمہ جات	تعداد ارکین
ربوہ	۴۶	۴۷۰
سرگودھا	۱	۱۵
لائلپور	۱	۱۰
چنیوٹ	۲	۱۵
راولپنڈی	۱	۱۶
احمدنگر	۳	۴۰
کوئٹہ	—	۲
ننکانہ صاحب	—	۱
	۵۴	۵۷۸

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال حاضری گذشتہ سال کی نسبت ۱۷۵ زیادہ تھی

پیغام رسانی:۔ پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کے بعد ساڑھے تین بجے پیغام رسانی کا مقابلہ شروع ہوا جس میں ربوہ اور بیرونجات کی لڑکوں ٹیموں نے حصہ لیا ہر ٹیم چار افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں چار ٹیموں کے پیغام برابر ٹھیک تھے۔ اس لئے انکا مقابلہ دوسرے دن ہوا۔ ان میں پہلا

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تحریک خاص

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر چندہ "تحریک خاص" کا اجراء فرمایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ چندہ لازمی ہوگا۔ پہلے اسے تین سال کے لئے جاری کیا جائے۔ اگر تین سال کے بعد ضرورت نہ رہے تو اسے بند کر دیا جائے۔ اگر ضرورت ہو تو ایک دو سال کے لئے اور بڑھا دیا جائے۔"

تیسرے سال کے شروع میں اس چندہ کی شرح نصف کر دی گئی تھی۔ یعنی موصی صاحبان سے ان کی آمد پر دو پیسے فی روپیہ کی بجائے ایک پیسہ فی روپیہ اور دوسرے احباب سے ایک پیسہ کی بجائے نصف پیسہ فی روپیہ۔

چونکہ سال ۵۷-۱۹۵۶ء میں غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے صدر انجمن کے اخراجات بہت بڑھ گئے۔ اور مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۵۷ء کے مشورہ کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے کہ چندہ تحریک خاص کو موجودہ شرح کے مطابق آئندہ سال کے لئے بھی جاری رکھا جائے۔

سب احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حسب سابق یہ چندہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم جمعدار فضل الدین صاحب اوورسیر ربوہ نے مکرم حاجی غلام حیدر صاحب چک نمبر ۳۳ ملکے وال ضلع سرگودہا کے خلاف مبلغ ۵۰/- روپے بابت نگرانی تعمیر مکان حاجی صاحب موصوف واقع ربوہ دلانے کے لئے درخواست دی ہے اس کی پیروی کے لئے مورخہ ۹ نومبر گیارہ بجے صبح دفتر قضا میں حاجی صاحب موصوف پہنچ جائیں۔ چونکہ ان کو عام طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ نیاز محمد صاحب اوورسیر نہر بخار کی وجہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

میاں غلام احمد سٹینو گرافر محکمہ انہار لائلپور

(۲) میرے چھوٹے بھانجے جاوید اقبال کی طبیعت علیل ہے۔ احباب و بزرگان جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(احمدی زمان بنت خان بہادر آصف زمان)

(۳) حافظ عبد الحکیم خانصاحب امیر جماعت احمدیہ دادو کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار و ضعف دل و دماغ پریشان ہیں۔ صحت یابی کے لئے دعا

اعلان

بعض احباب پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں شمولیت اپنے ماہوار رقوم بھجواتے ہیں۔ لیکن وہ رقوم بھجواتے وقت مد کا نام غلط درج کریں۔ جس سے بجائے پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں جمع ہونے کے مد تعلیمی قرضہ ہو جاتی ہیں ——— احباب نوٹ فرمالیں کہ تعلیمی قرضہ اور مد ہے۔ اور سکیم تعلیم قرضہ اور مد ہے۔ اس لئے احباب پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں بھجواتے وقت مد کا پورا نام بوضاحت درج فرمایا کریں۔ نیز نظارت تعلیم نے مخلوعہ فارم تمام جماعتوں کو ارسال کئے ہیں۔ جن کو نہ ملے ہوں یا مزید درکار ہوں نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔ آئندہ ان فارموں کے مطابق ماہانہ رپورٹ بھجوانے کا انتظام فرمائیں ——— ہر ایک رقم مکرمی افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوانی چاہیئے

(ناظر تعلیم)

اعلانات نکاح

(۱) مکرم منور احمد صاحب مولوی فاضل پسر محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک ایچی سن لاہور کا نکاح مسماۃ آصفہ بیگم صاحبہ بنت رحمت اللہ صاحب بٹ لالو کھیت کراچی ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی جماعت احمدیہ کراچی نے کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ اللھم آمین

(مینیجر الفضل)

(۲) مورخہ ۵۷-۱۰-۱۸ کو میرے لڑکے محمد اشرف کا نکاح چوہدری محمد حسین کی لڑکی مجید کے ساتھ مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر پر مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ نے پڑھا تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (چوہدری دین محمد تراں سکوٹ احمدیاں)

(۳) آج مورخہ ۵۷-۱۰-۱۸ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ احمد نگر میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے میرے فرزند عزیزم منصور احمد خاں ظفر کا نکاح عزیزہ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت برادرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان سے مبلغ ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا

صحابہ کرام و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں گھرانوں اور سلسلے کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔ (ظفر محمد سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

ولادت

اکیس ۲۱ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم صالح شبیبی صاحب کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بچی مکرم مولوی محمد تقی صاحب کی نواسی ہے۔ مکرم صالح شبیبی صاحب ۱۹۵۰ء میں انڈونیشیا سے بغرض حصول تعلیم ربوہ آئے تھے۔ قریباً چار سال آپ مرکز میں رہے آپ کی شادی پاکستانی گھرانے میں ہوئی۔ آج کل آپ Indonesian Embassy in India میں ملازم ہیں اور نئی دہلی میں مقیم ہیں۔ بچی کی پیدائش بھی نئی دہلی میں ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی اور اس کی والدہ کو لمبی اور صحت والی عمر دے۔ اور بچی کو حقیقی معنوں میں خادمہ دین بنائے خصوصاً انڈونیشیا میں خدمت اسلام کی خاص توفیق بخشے۔ (حفیظ الرحمٰن واحد ربوہ)

م کی درخواست ہے۔

(سب انسپکٹر سردار خان بمقام پولیس ہیڈ کوارٹرز دادو سابق حیدر آباد سندھ)

(۴) میرے والد چوہدری چراغ دین صاحب نمبردار کئی دنوں سے بیمار تھے۔ اب کمزوری باقی ہے۔ جماعت کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد کریانہ مخزن گول بازار ربوہ)

حلقہ بندی کمیشن کے چیئرمین سے وزیر اعظم کی ملاقات

جداگانہ طریق انتخاب کی صورت میں الیکشن پروگرام پر غور

کراچی ۲۴ اکتوبر - وزیر اعظم چندریگر نے کل انتخابی حلقہ بندی کمیشن کے صدر مسٹر جسٹس محمد منیر سے ملاقات کی باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس ملاقات میں عام انتخابات سے متعلقہ امور بالخصوص ان مسائل کے بارے میں بات چیت ہوئی - جن کا تعلق حلقہ ہائے نیابت کی حدبندی سے ہے -

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم چندریگر اس موقف پر پوری مضبوطی سے قائم ہیں کہ عام انتخابات پروگرام کے مطابق نومبر ۱۹۵۸ء ہی میں منعقد ہوں - اس کے ساتھ ہی آپ یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ملک میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کے لئے انتخابی قانون میں مجوزہ ترمیم کا حلقہ بندی اور انتخابات سے متعلق دوسرے کام پر کیا اثر پڑے گا -

مزید معلوم ہوا کہ طریق انتخاب کے قانون میں ترمیم کا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے - اور توقع ہے کہ عنقریب قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کے متعلق فیصلہ کر لیا جائے گا -

کینیڈا بیس لاکھ ڈالر کی گندم دیگا

اٹاوہ ۲۴ اکتوبر وزیر اعظم کینیڈا مسٹر ڈائفن بیکر نے آج پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ اگلے سال کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا پاکستان کو ۲۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کی گندم دے گا - مسٹر ڈائفن بیکر نے مزید کہا کہ کولمبو منصوبہ کے لئے کینیڈا اگلے سال کل ساڑھے تین کروڑ ڈالر کی امداد دے گا - جو جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کی اقتصادی ترقی پر صرف کی جائے گی -

عالمی بینک کے انجنیروں کا عزم کراچی

کراچی ۲۴ اکتوبر - عالمی بینک کے دو انجنیر جمعہ کو کراچی پہنچ رہے ہیں - وہ نہری پانی کے تنازعہ پر حکومت پاکستان سے بات چیت جاری رکھیں گے -

بینک کے انجنیر سب سے پہلے وزارت صنعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر وزیر علی شیخ سے ملیں گے - وہ اس کے بعد ہیڈ ورکس کو ملانے والی نہروں کے معائنے کے لئے لاہور جائیں گے جنہیں سیلاب سے نقصان پہنچا ہے -

مسٹر فرید احمد وزیر بنا دیئے گئے

کراچی ۲۴ اکتوبر نظام اسلام کے مسٹر فرید احمد کو مرکزی کابینہ میں شامل کر لیا گیا ہے - اور آپ کو محنت کا محکمہ دیا گیا ہے - مسٹر فرید احمد کے شمول کے بعد مرکزی کابینہ کے وزراء کی تعداد چودہ ہو گئی ہے - دو وزراء مملکت ان کے علاوہ ہیں - قومی اسمبلی میں نظام اسلام پارٹی کے ارکان کی تعداد تین ہے - کابینہ کے لئے مسٹر فرید احمد کا نام پارٹی کے لیڈر مولانا اطہر علی نے پیش کیا ہے - مسٹر فرید احمد کی عمر ۳۵ برس ہے - آپ مرکزی کابینہ کے سب سے کم عمر رکن ہیں -

تونس پر فرانس کا الزام

پیرس ۲۴ اکتوبر - حکومت فرانس نے الزام عاید کیا ہے کہ الجزائر سے تین سو مسلمانوں کو اغوا کر کے جبراً تونس پہنچا دیا گیا ہے - ان میں سے ایک سو مسلمان واپس بھاگ آنے میں کامیاب ہو گئے - فرانس کے وزیر دفاع نے کہا ہے تونس کے مسلح ڈاکوؤں نے تین بار الجزائر میں فرانسیسی فوجوں پر حملہ کیا - دوسری طرف تونسی حکومت نے ...... تردید کرتے ہوئے بتایا کہ جن الجزائریوں نے تونس میں پناہ لے رکھی ہے انہیں اپنے وطن واپس آنے کی آزادی ہے

قبر کے عذاب سے بچو!
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پاکستان قابل فخر بہادروں کی سرزمین ہے

امریکہ کے سابق صدر مسٹر ٹرومین کا بیان

نیو یارک ۲۴ اکتوبر - امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہیری ٹرومین نے کل ایک پاکستانی صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کو خراج تحسین پیش کیا - انہوں نے کہا کہ "پاکستان بہادر اور شجاع نبرد آزماؤں کی سرزمین ہے"

مسٹر ٹرومین نے جو اب بھی عالمی مسائل پر نہایت گہری نظر رکھتے ہیں - یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کے کراچی کے ایڈیٹر قطب الدین عزیز سے اس ملاقات میں کہا - پاکستان ترقی کی جس راہ پر چل رہا ہے - میں پوری دلچسپی سے اس کا مطالعہ کرتا رہا ہوں - اور میں خوشی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں - کہ پاکستان نے خوب ترقی کی ہے - انہوں نے کہا ملت پاکستان کو یہ ترقی جاری رکھنی چاہیئے -

مسٹر ٹرومین نے کہا - مجھے افسوس ہے - کہ میں جس زمانے میں امریکہ کا صدر تھا - اس وقت کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا - اقوام متحدہ نے اس علاقے میں امن قائم رکھنے کے لئے بڑا کام کیا ہے - اور عام رائے شماری کا جو فیصلہ دیا وہی اس تنازع کا صحیح حل ہے - انہوں نے کہا مجھے ہمیشہ یہ خیال رہا ہے - کہ اگر بھارت اور پاکستان کے لیڈر اکٹھے ہو بیٹھیں - اور ایسے سمجھوتے پر پہنچ جائیں - جس پر پورا عمل بھی کریں - تو نہایت ہی اچھا ہو - کیا بہتر ہو کہ دونوں ملکوں کے نیک لوگ مل کر ایسے مکانات کا جائزہ لیں -

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ساحلی تجارت میں اضافہ

کراچی ۲۴ اکتوبر مرکزی دفتر شماریات نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ مغربی پاکستان نے جہازوں کے ذریعہ اگست ۱۹۵۷ء میں دو کروڑ ۵۲ لاکھ کا اور جنوری سے اگست تک پندرہ کروڑ ۶۴ لاکھ کا سامان درآمد کیا اگست ۱۹۵۶ء میں مغربی پاکستان نے ایک کروڑ ۳۴ لاکھ اور جنوری ۱۹۵۶ء سے اگست ۱۹۵۶ء تک تیرہ کروڑ چودہ لاکھ کا سامان درآمد کیا تھا - یعنی اس سال صرف اگست میں ۷۶ فی صد اور سال کے پہلے آٹھ مہینوں میں ۱۸ فی صد زیادہ قیمت کا مال درآمد کیا گیا -

مغربی پاکستان سے درآمد

اگست ۱۹۵۷ء میں مشرقی پاکستان نے مغربی پاکستان سے چھ کروڑ ۵۸ لاکھ کا اور جنوری ۱۹۵۷ء سے اگست ۱۹۵۷ء تک اکتالیس کروڑ اٹھارہ لاکھ کا سامان درآمد کیا اس کے بالمقابل اگست ۱۹۵۶ء میں دو کروڑ اکتیس لاکھ اور جنوری ۱۹۵۶ء سے اگست ۱۹۵۶ء تک چوبیس کروڑ تیرہ لاکھ روپے کا مال درآمد کیا گیا تھا - یعنی اس سال صرف اگست میں ۱۸۵ فی صد اور پہلے آٹھ مہینوں میں ۷۱ فی صد زیادہ مالیت کا سامان درآمد کیا گیا -

اگست ۱۹۵۷ء میں جو اشیا مغربی پاکستان میں درآمد کی گئیں - ان میں سے خاص خاص اشیاء حسب ذیل ہیں چائے (۸۶ لاکھ) پٹ سن کی مصنوعات (۶۸ لاکھ) کاغذ اور گتہ (۴۱ لاکھ) گرم مصالحے (۲۲ لاکھ) اور ماچس (گیارہ لاکھ)

اگست ۱۹۵۷ء میں مشرقی پاکستان نے مغربی پاکستان سے جو سامان درآمد کیا - ان میں خاص خاص اشیاء حسب ذیل ہیں - روئی اور سوتی دھاگہ (ایک کروڑ ۴۳ لاکھ) تیل اور غلہ (ایک کروڑ چار لاکھ) سوتی کپڑا (۷۳ لاکھ) بنولوں کے بیج (۶۳ لاکھ) بناسپتی گھی (۵۶ لاکھ) تمباکو کی مصنوعات (۴۷ لاکھ) شکر اور شیرہ (۲۷ لاکھ) خام روئی (۵۶ لاکھ) دھاتیں (سولہ لاکھ) اور صابن (دس لاکھ)

ایران اور عراق کے فرمانرواؤں کی طرف سے معاہدہ بغداد کی حمایت

تہران ۲۴ اکتوبر شاہ ایران اور عراق کے شاہ فیصل نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ معاہدہ بغداد کا علاقہ دوستی اور خوشحالی کے عظیم وسائل کا علاقہ ہے -

شاہ فیصل کے اعزاز میں ایک ڈنر کے موقعہ پر شاہ ایران نے اعلان کیا - کہ معاہدہ بغداد میں حلیفوں کی حیثیت سے ایران اور عراق اپنی قوموں کو مضبوط اور خوشحال بنانے اور ایک پرامن اور شاد کام دنیا کی تعمیر میں حصہ لینے کا عزم کر چکے ہیں - آپ نے دونوں ملکوں کے مابین دوستی اور مشترک ثقافت اور مذہب کے صدیوں پرانے رشتوں کا ذکر کیا - اور کہا کہ معاہدہ بغداد جس نے انہیں قریب تر کر دیا ہے ممبر ملکوں کے قومی اور بین الاقوامی مفادات کے مطابق ہے - شاہ فیصل نے اپنے جواب میں کہا کہ معاہدہ بغداد کے کوئی جارحانہ عزائم نہیں - اس کا مقصد ممبر ملکوں کے درمیان قریبی تعاون کے ذریعہ امن اور سلامتی کو مستحکم کرنا ہے - آپ نے کہا کہ معاہدہ بغداد ترقیاتی پروگراموں کی تکمیل میں مدد دے رہا ہے - جن کا مقصد دونوں ملکوں کی وسیع تر خوشحالی اور اقتصادی فلاح حاصل کرنا ہے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا :- میری ہمشیرہ کے بچے چند یوم سے بعارضہ بخار بیمار رہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے - سید انور گیلانی کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ

198

تریاق سل:۔ مرض سل۔ دق۔ دائمی نزلہ۔ پرانا بخار۔ کمزوری سینہ
عام کمزوری کی بے نظیر دوا۔ قیمت ایک ماہ کا کورس ۱۰/- روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

کشمیر کو آزاد کرانے کے عزم کی تجدید

آزاد کشمیر کی دسویں سالگرہ ملک بھر میں بڑے جوش و خروش سے منائی گئی

راولپنڈی ۲۵ راکتوبر:۔ آزاد کشمیر کی دسویں سالگرہ کل سارے پاکستان اور آزاد کشمیر میں "یوم آزاد کشمیر" منایا گیا۔ اس موقعہ پر پبلک جلسے ہوئے۔ جلوس نکالے گئے اور آزادیٔ کشمیر کے لئے جانیں دینے والوں کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے دعائیں مانگی گئیں۔

جلسوں میں مقبوضہ کشمیر کے عوام کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کہ انہوں نے بھارتی حکام کے جبرو تشدد کے باوجود آزادی کی جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔

مختلف مقامات پر جلسوں میں قرار دادیں منظور کی گئیں۔ جن میں متنازعہ کشمیر کا تصفیہ نہ ہونے پر اظہار تشویش کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کی مذمت کی گئی۔ اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ کشمیر میں جلد از جلد آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کرائے اور اس سلسلے میں پاکستان اور کشمیر کے عوام کے صبر کا امتحان نہ لے۔

آزاد کشمیر کے صدر مقام مظفر آباد میں تقریر کرتے ہوئے صدر سردار محمد ابراہیم نے اقوام متحدہ پر الزام لگایا۔ کہ اس نے کشمیر کے معاملے میں مجرمانہ تغافل کو اپنا شعار بنا رکھا ہے آپ نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ چھوٹی اور محکوم قوموں کے حقوق کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی تو اس کا حشر بھی لیگ آف نیشنز کا سا ہوگا سردار ابراہیم نے کہا کہ کشمیر کا تنازعہ گذشتہ دس سال سے معلق چلا آرہا ہے۔ کشمیر کا تنازعہ چالیس لاکھ نفوس کی زندگی اور موت کے مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اقوام متحدہ نے کشمیر کا مسئلہ نظر انداز کیا تو تاریخ اپنے آپ کو لازمی طور پر دہرائے گی۔

ولادت

مورخہ ۲۴ راکتوبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات بوقت قریباً پانچ بجے شام برخوردار بشیر احمد رفیق بی اے۔ واقف زندگی کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا احباب سے بچہ و زچہ کی صحت و تندرستی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور خادم دین اسلام بنائے (آمین)

(دانشمند خان احمدی موضع محب بانڈہ ضلع پشاور حال دارالصدر ربوہ)

جداگانہ طریق انتخاب کے متعلق کراچی میں اعلیٰ سطح کی بات چیت

صدر۔ وزیر اعظم۔ الیکشن کمشنر اور حلقہ بندی کمیشن کے صدر نے حصہ لیا

کراچی ۲۵ راکتوبر۔ تمام ملک میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کی تجویز کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے کل کراچی میں اعلیٰ سطح پر بات چیت ہوئی۔ جس میں سکندر مرزا اور وزیر اعظم چندریگر کے علاوہ حلقہ بندی کمیشن کے صدر مسٹر جسٹس محمد منیر اور الیکشن کمشنر مسٹر ایف ایم خاں نے حصہ لیا۔ بات چیت ایوان صدر میں تقریباً دو گھنٹے جاری رہی

دریں اثنا مرکزی وزیر محنت اور قومی اسمبلی میں نظام اسلام پارٹی کے نمائندے مسٹر فرید احمد نے کہا ہے کہ میری جماعت تمام ملک میں جداگانہ طریق انتخاب کی پوری طرح حامی ہے اس سلسلے میں میری جماعت کے نظریات شروع ہی سے صاف اور واضح ہیں۔ ہم نے اپنا رویّہ کبھی نہیں بدلا۔

مسٹر فرید احمد نے یہ بات کرشک سرمک لیڈر مسٹر حمید الحق چودھری کے اس حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مسلم لیگ کے سوا باقی تمام جماعتیں طریق انتخاب کے مسئلہ کو عام انتخابات تک ملتوی رکھنے کی حامی ہیں۔ مسٹر فرید احمد نے کہا۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔

کالج یونین کی افتتاحی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

کو کرسی صدارت پر بیٹھنے اور بقیہ کارروائی سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی۔ جب نئے وائس پریذیڈنٹ کرسی صدارت کو زینت بخشنے کے لئے آگے بڑھے۔ تو تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ کرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد وائس پریذیڈنٹ نے انگریزی زبان میں اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے پہلے اپنی کابینہ کے حسب ذیل عہدیداروں کا تعارف کرایا۔

(۱) سیکرٹری۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد۔

(۲) جائنٹ سیکرٹری:۔ محمد حنیف (جو بوجہ علالت تقریب میں شریک نہ ہو سکے)

(۳) اسسٹنٹ سیکرٹری:۔ مجیب الرحمٰن درد۔

نمائندہ نامزد کردہ پرنسپل صاحب۔ پرویز پرواز

نمائندہ فورتھ ایئر:۔ حسین احمد۔

نمائندہ تھرڈ ایئر:۔ کلیم احمد شاہ۔

نمائندہ سیکنڈ ایئر:۔ نصرت حفیظ اختر ملوی

نمائندہ فرسٹ ایئر:۔ ادریس احمد شاہین۔

بعد ازاں اپنی تقریر میں صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ہولناک سائنسی ایجادات کے متوقع نتائج اور موجودہ ترقی یافتہ لیکن امن و عافیت اور سکون و اطمینان سے خالی دنیا کی حالت اور اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کا ایسے طور پر تربیت حاصل کرنا کہ وہ بنی نوع انسان کو ان کی موجودہ مشکلات سے نجات دلانے کے قابل ہو سکیں۔ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ آپ نے کہا اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے سلسلہ میں کالج یونین اپنی بساط کے مطابق جو کچھ کر سکتی ہے اسے کما حقہ بجا لانا ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہیگا اور ہم اپنے آئندہ سال کے پروگرام کو اسی طرح پر ترتیب دیں گے کہ ہمارے کالج کے طلبہ بنی نوع انسان کے حقیقی خادم بن سکیں اور ان کے ذریعہ اسلام دنیا میں سربلند ہو تا کہ یہ دنیا ایک دفعہ پھر امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ بعد ازاں آپ نے سال رواں کے پروگرام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ایک مفصل لائحہ عمل ممبران کے سامنے رکھا۔ تقریر کے اختتام کے بعد دوبارہ

ج۔ کرسی صدارت پر بیٹھتے ہوئے آپ نے محترم پرنسپل صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس مقصد میں ممبران یونین کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ اس اجتماعی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

زمین کے خریداروں کیلئے نادر موقع
علاقہ ملتان میں سات مربع زمین کا ایک ٹکڑا قابل فروخت ہے زمین ششماہی نہری ہے۔ اور آم اور سنگترہ۔ مالٹے کے باغ کے لئے موزوں ہے خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں
ع۔ ل
معرفت مینیجر صاحب الفضل ربوہ

مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے (مرحوم) کی آخری تصنیف
Attitude of Islam towards the practice and theory of Communism
یعنی
اسلام کی روشنی میں اشتراکیت کے علمی اور عملی پہلوؤں کا جائزہ.....
جو نفس موضوع کی اہمیت کے علاوہ حضرت درد صاحب مرحوم کی محققانہ نظر اور آپ کے انداز تحریر کی خصوصیات کی حامل ہے۔
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ سے طلب فرمائیں
قیمت مجلد ایک روپیہ:۔ غیر مجلد ۱۲ آنے علاوہ محصولڈاک ۲ آنے